مطبوعات

زوالِ حیدر آباد کی اَن کہی داستان از نواب مشتاق احمد خاں صاحب۔ ناشر: خود مصنف۔ پتہ: فخر منزل ۱۰۸ ڈی۔ ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ ملنے کا پتہ: ایس اے علیم اینڈ سنز، ۱۳ ہسپتال روڈ، لاہور۔ قیمت: ۷۵/- روپے۔

یہ کتاب تاریخ بھی ہے، ادب بھی ہے اور نوحہ بھی۔ یہ ہماری اپنی تاریخ کا ایک ورق ہے۔ یہ ہمارے ایک فاضل و محترم دوست کے سفر نامۂ زندگی کا ایک حصہ ہے جو چٹانوں اور کانٹوں کی وادی سے ہنستا مسکراتا گزرا۔ یہ حیدر آباد دکن کی مسلم ریاست کے مٹنے ہی کا نہیں، مسلمان اکابر کے اخلاق کی پستیوں کا بھی نوحہ ہے۔

ریاست حیدر آباد کے وجود کی نزاکت کا سوال اُس وقت سے نمایاں ہونے لگا جب کہ برصغیر میں آزادی کی تحریک نے زور پکڑا۔ ایک ایسی مسلم ریاست جس میں مسلمانوں کی آبادی ۱۵ فیصد ہو اور جس میں کسی منظم تبلیغی کوشش کا بھی انتظام نہ ہو سکا ہو[1] منزل آزادی جب سامنے آ گئی اور یہ واضح ہو گیا کہ مسلم آزار ہندو اکثریت کے دباؤ سے تقسیم برصغیر میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی برتی گئی ہے اور مسلم اکثریت کی ریاست کشمیر جو پاکستان سے متصل بھی تھی، اُس پر قبضہ کر لیا گیا ہے تو قدرتی طور پر ریاست حیدر آباد کا وجود بھی خطرے میں محسوس ہونے لگا۔ اس موقع پر آئندہ کے لیے جو نقشۂ تدبیر سوچا گیا، اس کے تحت نواب مشتاق احمد خاں صاحب کو پاکستان میں بہ طور ایجنٹ جنرل حیدر آباد

[1] اس سلسلے میں وہ تبلیغی اسکیم بڑی اہم ہے جو نواب سالار جنگ کی خواہش پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے تیار کر کے دی۔ ملاحظہ ہو: وثائق مودودیؒ۔ ص ۱۵ تا ۴۵۔

منتقل کیا گیا۔ نہ اپنے ساتھ مصارف کے لیے کچھ رقم بھی لائے تھے، جو سرکاری خزانے میں امانت کے طور پر داخل کی گئی تھی، لیکن بعد میں اسی امانت سے نواب مشتاق احمد خان صاحب کا رشتہ یہاں کے کارپردازوں نے کاٹ دیا۔ اور یہ لحاظ بھی نہ کیا کہ یہ اُس ریاست کا نمائندہ ہے جو بتیس کروڑ روپیہ حکومت پاکستان کی نذر کر چکی تھی۔ اِن حالات کے باوجود نواب صاحب نے "جلتی آگ" کے زمانے میں فرضی نام سے حیدرآباد کا سفر پاکستان کی بھلائی کے لیے کیا۔ مگر ہوا یہ جو کچھ ان کو یہاں پیش آیا، سخت عبرت ناک بلکہ شرم ناک ہے۔ پھر وہ صدمۂ عظیم کہ حیدرآباد کو ہندوستان نے شکار کر لیا۔ مزید حسرتِ ناکام یہ کہ اس سلسلے میں بیرونِ حیدرآباد سے جو کام ہونا تھا، وہ نہ ہو سکا۔

یہ کتاب ایک ایسا افسانۂ حقیقت ہے جس کا مرکزی کردار طرح طرح کی مشکلات اور ذہنی اُلجھنوں سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے ایمان، اپنے جذبۂ صادق، اپنے عزائم، اپنے صبر، اپنے اخلاق اور اپنی جرأتِ حق گوئی کو برقرار رکھتا ہے۔ اس کتاب کے قاری اگر یہی سبق اس سے اخذ کر لیں تو گراں قدر حاصل ہے۔ نواب صاحب کی اس نگارش میں ہماری تہذیبی اور اخلاقی روایات جھلملاتی ہیں۔

WITNESSES UNTO MANKIND مؤلف: مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ مترجم، خرم مراد۔ ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن، ۲۲۳ لندن روڈ، لائسسٹر (LE2 1ZE) انگلینڈ، کاغذ، ٹائپ سرورق مغربی معیارات کے مطابق۔ قیمت درج نہیں۔

مولینا مودودیؒ کے ذخیرۂ تحریر و تقریر میں خواص و عوام سب کے لیے بڑی اہمیت رکھنے والی چیزوں میں سے ایک "شہادتِ حق" ہے جو پہلے ایک خطابہ کی صورت میں وجود میں آئی۔ پھر ایک پمفلٹ کی صورت میں کئی بار شائع ہوئی۔

اسلام میں دین کی طرف سے آدمی پر دوہری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک، اپنے متعلق،